آپ نے پوچھا ★★★ مدیر معاون

آسان مسئلوں پر عمل کرنا

سوال: اگر ایک مسئلہ میں ائمہ کی آراء مختلف ہوں تو کیا ان میں سے آسان رائے کو اختیار کر کے اس پر عمل کرنا جائز ہے؟ ☆ ——— عبد الغنی سکھر

جواب: مطلق یہ بات کہ آسان مسئلوں پر عمل کرنا کیسا ہے تو علماء یہی فرماتے ہیں کہ ایسا کرنا جائز بلکہ حسن ہے قرآن مجید میں ہے۔ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر۔ وعن عائشۃ ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین قط الا اخذ ایسرھما مالم یکن اثماً (مشکوٰۃ باب اخلاق و شمائل) شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ ازالۃ الخفاء، ص ۱۳۴، ج ۱ میں لکھتے ہیں:

"ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مذاہب اربعہ میں آسانی تلاش کرنا جب کہ نص قرآن، حدیث مشہور، اجماع سلف، قیاس جلی اور حدیث صحیح نے اس سے منع نہ کیا ہو حسن ہے۔"

لیکن یاد رہے کہ اگر آدمی ایک مسئلہ میں ایک امام کی اور دوسرے مسئلہ میں دوسرے امام کی بات پر عمل کرے تو یہ جائز ہے لیکن اگر ایک ہی مسئلہ میں کبھی ایک امام کی اور کبھی دوسرے امام کی بات پر عمل کرے تو فی الحقیقت یہ خواہش نفس کی پیروی ہے اور علماء نے اسی سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ "التحریر" میں ہے: "مقلد بالاتفاق اس مسئلہ سے رجوع نہ کرے جس میں اس نے (ایک امام کی) تقلید اور عمل کر لیا ہے اور کیا دوسرے مسئلہ میں دوسرے امام کی تقلید کرے؟ تو مختار مذہب یہ ہے کہ کر لے" (ص ۵۵۱) (واللہ تعالیٰ اعلم)

انبیاء اور ذنب

سوال: قرآن کریم میں بعض انبیاء علیہم السلام کی نسبت "ذنب" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ تو کیا انبیا علیہم السلام بھی گناہ کا ارتکاب کر سکتے ہیں؟ ☆ ——— محمد ریاض، سرگودھا

جواب: یہود و نصاریٰ کی مذہبی کتب اس بات پر صریح دلالت کرتی ہیں کہ انبیا علیہم السلام ہر قسم کے گناہوں کے مرتکب ہو سکتے ہیں (معاذ اللہ) لیکن مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق انبیاءؑ گناہوں سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں اور قرآن و سنت کی نصوص کے علاوہ عقلی لحاظ سے بھی یہ بات ناقابل تسلیم ہے کہ جس شخص کو خدا نے لوگوں کی طرف اس لیے بھیجا ہے کہ وہ ان کو گناہوں سے روکے، وہ خود بھی گناہ کرے۔ (باقی ص ۷۱ پر)